سوال

بیوی سے دبر میں وطئ کرنے کا کفارہ کیا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

بیوی سے دبر میں وطئ وجماع حرام ہے ، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خبر دی ہے کہ ایسا کرنے والا ملعون ہے

اس قبیح فعل کی کتاب وسنت سے حرمت کے دلائل اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیوں کا بیان سوال نمبر (1103) اور (6792) کے جوابات میں گزر چکا ہے آپ ان کا مطالعہ کر لیں

شریعت اسلامیہ نے اس حرام فعل کا کوئی کفارہ مقرر نہیں کیا ، اس لیے اس کا کفارہ تو صرف توبہ وندامت اور اللہ کی طرف رجوع وانابت ہے

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

بیوی سے دبر میں وطئ کرنے کا حکم کیا ہے ، اور کیا ایسا کرنے والے پر کوئی کفارہ بھی ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا :

" عورت کی دبر میں وطئ کرنا کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے اور قبیح ترین معاصی میں سے ہے ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں وطئ کرے وہ ملعون ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2162) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے حسن قرار دیا ہے

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ سبحانہ وتعالی ایسے شخص کی جانب نہیں دیکھے گا جو کسی مرد سے بدفعلی کرے یا اپنی بیوی کی دبر میں وطئ کرے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1166) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے

ایسا قبیح فعل کرنے والے کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہوسکے وہ اس شنیع و قبیح فعل سے توبہ کر لے ، اور توبہ یہ ہے کہ وہ فوری طور پر اس گناہ کو چھوڑ دے ، اور اس گناہ کو اللہ کی تعظیم کرتے اور اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے چھوڑے ، اور جو کچھ ہوا اس پر نادم ہو ، اور سچا وپختہ عزم کرے کہ آئندہ ایسا نہیں کریگا ، اور اس کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کی جدوجہد کرے ، جو شخص بھی توبہ کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اس کی توبہ قبول کر کے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے ، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یقینا میں ایسے شخص کو معاف کر دیتا ہوں جو توبہ کرتا اور ایمان لا کر اعمال صالح کرتا اور پھر راہ ہدایت اختیار کرتا ہے طہ (72).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو الہ و معبود نہیں بناتے ، اور نہ ہی اس جان کو ناحق قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے قتل کرنا حرام کیا ہے ، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں ، اور جو کوئی بھی ایسا کریگا وہ گنا ہگار ہے

اسے روز قیامت دوہرا عذاب دیا جائیگا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہے گا

مگر وہ جو توبہ کر لے اور ایمان لائے اور نیک وصالح اعمال کرے تو یہی ہیں وہ لوگ جن کی برائیوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں تبدیل کر دیگا ، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے الفرقان (68-70).

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق دبر میں وطئ کرنے والے پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کرنے سے اس پر بیوی حرام ہوتی ہے ، بلکہ بیوی اس کی عصمت و نکاح میں ہی رہے گی ، اور بیوی کے جائز نہیں کہ وہ ایسے شنیع و قبیح فعل میں خاوند کی اطاعت کرے ، بلکہ بیوی کو چاہیے کہ اگر خاوند ایسا قبیح فعل کرنا چاہے تو اسے ایسا نہ کرنے دے ، اور اگر خاوند اس فعل سے توبہ نہیں کرتا تو بیوی فسخ نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس سے عافیت نصیب فرمائے " انتہی مختصرا

دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (3/256).

بھوتی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

" اور اگر وہ یہ فعل (بیوی سے دبر میں وطئ) کرتا ہے تو اسے تعزیر (یعنی حاکم اسے ایسی سزا دے جو اسے اور اس جیسے افراد کو اس فعل سے روک دے) لگائی جائیگی ، کیونکہ اس نے ایسی معصیت کا ارتکاب کیا ہے جس کی کوئی حد اور کفارہ نہیں " انتہی

دیکھیں : کشاف القناع (5/190).

یہاں انہوں نے صراحت کی ہے کہ یہ ایسی معصیت ہے جس میں کوئی کفارہ نہیں

دوم :

اکثر لوگ اس وقت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جب وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی معین گناہ پر کفارہ واجب نہیں تو اس کا معنی ہے کہ یہ گناہ چھوٹا اور ہلکا سا ہے ، لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے ، بلکہ اگر کہا جائے کہ :

دبر میں وطئ کرنے کا اللہ نے کفارہ مقرر نہیں کیا کیونکہ یہ تو اس گناہ سے بھی بڑا ہے جو کفارہ ادا کرنے سے ختم ہو جاتا ہے ، تو یہ بعید نہیں ہے ، جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے جھوٹی قسم کے بارہ میں فرمایا ہے :

" الغموس : جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانے کو غموس کہا جاتا ہے اور یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ اسے کفارہ ختم کرے " انتہی

دیکھیں: التاج والاکلیل (406/4) اورالمدونۃ (577/1) میں بھی یہی درج ہے

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

52803